ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24 اگست 1964

دیو چند

بنام

شیو رام

(رگھوبر دیال، جے آر مدھولکر اور ایس ایم سیکری جسٹسز)

سپریم کورٹ قوائد، 1950، آرڈر XLV، قاعدہ 5- مستقل اختیارات- مدعا علیہ کو سپریم کورٹ میں شرائط پر رکھنا- چاہے انصاف کے مفاد میں ہو،

سپریم کورٹ میں اپیل زیر التوا ہونے کی وجہ سے مدعا علیہان (ڈگری داراں) نے اپنے حق میں ڈگری پر عمل درآمد کرتے ہوئے مقدمہ کی جائیداد کا قبضہ حاصل کر لیا۔ درخواست گزاروں نے ضابطہ اخلاق دیوانی (ایکٹ 5، سال 1908) کے آرڈر XLV، قاعدہ 13 (2) کے تحت روک یا ہدایات کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی۔ بعد میں انہوں نے سپریم کورٹ میں درخواست دی کہ مدعا علیہ کو شرائط کا پابند کرے اور سپریم کورٹ آرڈر XLV قوائد کے قاعدہ 5 کے تحت اس عدالت کے **مستقل** اختیارات کا استعمال کیا جائے۔

حکم ہوا کہ:- سپریم کورٹ مدعا علیہان کو شرائط کا پابند کرنے کے لئے کسی بھی مستقل اختیارات کا استعمال نہیں کر سکتی ہے، یا انہیں مقدمہ کی جائیداد کی فراہمی یا زر واصلات کی ادائیگی کے لئے ضمانت فراہم کرنے کی ہدایت نہیں دے سکتی ہے، یا انہیں مقدمہ کی جائیداد کی منتقلی سے روک سکتی ہے۔ [115 B-C]

قاعدہ میں کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کے قواعد انصاف کے مقاصد کو پورا کرنے یا عدالتی عمل کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے احکامات دینے کے لئے عدالت کے مستقل اختیارات کو متاثر نہیں کرتے ہیں۔ چونکہ اپیل کنندہ قانون کے مطابق

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس طرح کے منافع کی وصولی کا حقدار ہو گا، اور مقدمے کی جائیداد کی کوئی بھی منتقلی قانون کے تابع ہو گی، لہذا عدالت کی طرف سے دی گئی جائیداد پر قبضے میں کسی فریق کو روکنے کا کوئی حکم جاری کرنا انصاف کے مفاد میں نہیں ہو سکتا ہے۔[115 C-E]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی متفرقہ نمبری 597، سال 1960 میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 31 اگست 1962 کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف اپیل میں سول متفرق پٹیشن نمبر 1223، سال 1964۔

درخواست گزاروں کی طرف سے نونیت لال۔

مدعاعلیہ پیش نہیں ہوا۔

حکم

یہ درخواست سپریم کورٹ قوائد کے آرڈر XLV، قوائد 2 اور 5 کے تحت ہے اور اس میں درج ذیل استدعائیں شامل ہیں:

(i) مدعاعلیہان کو ہدایت دینا کہ وہ متنازعہ زمینوں کا قبضہ فراہم کرنے اور درخواست گزاروں کو اپیل میں ملنے والے زرواصلات اور اخراجات کی ادائیگی کے لئے سیکورٹی فراہم کریں۔

(ii) مدعاعلیہان کو اس معزز عدالت میں اپیل کا فیصلہ آنے تک متنازعہ زمینوں کی منتقلی یا مذکورہ زمینوں پر کوئی بار کفالت عائد کرنے سے روکنا؛

(iii) مقدمہ کا ریکارڈ بھیجنا اور اس معزز عدالت کی نگرانی میں ریکارڈ چھاپنا؛

(iv) مقدمہ کی جلد سماعت کا حکم دینا۔

استدعائیں نمبری (i) اور (ii) قواعد 5 کے پیش نظر بنائے گئے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ قواعد میں کوئی بھی چیز عدالت کے مستقل اختیارات کو محدود یا متاثر نہیں کرے گی جو انصاف کے مقاصد کے لئے ضروری ہو یا عدالت کے عمل کا غلط استعمال کرنے کے لئے ضروری ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

مدعاعلیہان نے اپنے حق میں ڈگری پر عمل درآمد کرتے ہوئے زمین کا قبضہ حاصل کر لیا ہے۔ درخواست گزاروں نے آرڈر XLV، قاعدہ 13(2) ضابطہ اخلاق دیوانی کے تحت اس وقت کوئی کارروائی نہیں کی تھی جب مدعاعلیہان نے عمل درآمد کے لئے درخواست دی تھی۔ اگر انہوں نے عمل درآمد پر روک لگانے کے لئے ہائی کورٹ میں درخواست دی ہوتی تو ہائی کورٹ یا تو اپیل پر بنائے گئے کسی بھی حکم کی انجام دہی کے لئے مدعاعلیہان سے سیکورٹی لینے پر عمل درآمد کی اجازت دے سکتی تھی یا درخواست گزاروں سے ضمانت لینے کے ڈگری پر عمل درآمد کو روک سکتی تھی ۔ یہ عدالت اپیل پر فیصلہ دے سکتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ڈگری پر عمل درآمد کے بعد اور ڈگری کے مالکوں کو عدالت کے قبضے میں رکھنے کے بعد یہ عدالت مدعاعلیہان کو شرائط پر عمل درآمد کر سکتی ہے اور انہیں ہدایت دے سکتی ہے کہ اگر اپیل کامیاب ہو جاتی ہے تو متنازعہ زمین کا قبضہ دینے اور منافع کی ادائیگی کے لیے ضمانت فراہم کی جائے اور کیا عدالت مدعاعلیہان کو متنازعہ زمینوں کی منتقلی سے روک سکتی ہے؟ اس عدالت میں اپیل کا فیصلہ زیر التوا ہے۔ اس پٹیشن کا نوٹس مدعاعلیہان کو جاری کیا گیا تھا، لیکن انہوں نے پیش نہیں کیا۔

درخواست گزاروں کی طرف سے جناب نونیت لال نے ہمیں اس سلسلے میں کچھ معاملوں اور ضابطہ اخلاق دیونی کی دفعات کا حوالہ دیا ہے۔ بنیادی طور پر انحصار مسمات جریوتول بوتول بمقابلہ محترمہ حسینی بیگم ([1]) کے معاملے پر رکھا گیا ہے، جس کے بعد مدراس ہائی کورٹ نے نارائنن چیٹی بمقابلہ اروناچل رام چیٹی ([2]) اور بمبئی ہائی کورٹ نے خوشحال داس گوکل داس بمقابلہ چمن لال کالی داس ([3]) کے معاملے میں معاملہ درج کیا تھا، جو پریوی کونسل مقدمہ کے 1908 میں ضابطہ اخلاق کے نفاذ کے بعد اس کے سامنے آیا تھا۔ پریوی کونسل نے رائے کا اظہار کیا کہ صدر دیوانی عدالت اس بات کی مجاز تھی کہ اس ڈگری دار کے تحت درخواست دائر ہونے تک جائیداد کے تحفظ اور حفاظت کے لیے ضمانت فراہم کرنے یا کسی اور صورت میں ضمانت فراہم کرنے کی ضرورت ہو، اس کے باوجود کہ اپیل قبول ہونے سے پہلے ہی اس پر عمل درآمد جاری کر دیا گیا تھا۔ پریوی کونسل کی ان کی حاکمیت نے اس نقطہ نظر کی وجوہات

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے بارے میں اپنے آپ کو ظاہر نہیں کیا اور صرف اتنا کہا کہ انہیں اس معاملے سے نمٹنے میں کچھ دشواری محسوس ہوئی تھی، لیکن قواعد وضوابط کا جائزہ لینے اور مقدمہ کی نوعیت پر غور کرنے پر، ان کی رائے تھی کہ درخواست پر حکم دیا جاسکتا ہے۔ ان کے سامنے پیش کردہ درخواستوں میں جن ریگولیشنز کا ذکر کیا گیا ہے ان میں 1797 کا بنگال ریگولیشن XVI، 1808 کا بنگال ریگولیشن XIII، دفعہ 2، شق (3) اور 1798 کا بنگال ریگولیشن V، دفعہ 5 اور 6 شامل ہیں۔ 1797ء کے بنگال ریگولیشن XVI کے دفعہ II میں صدر دیوانی عدالت کے فیصلے سے لے کر کنگ ان کونسل میں اپیل کرنے کے خواہش مند افراد کو صدر دیوانی عدالت کی عدالت میں اپیل کی درخواست پیش کرنے کا اختیار دیا گیا تھا جو اس ریگولیشن کی مندرجہ ذیل دفعات میں ہدایت کے مطابق اپیل قبول کرنے اور اس پر کارروائی کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔ اس میں مقرر کردہ متعدد پابندیوں کے تحت. ریگولیشن کے دفعہ 4 میں یہ اہتمام کیا گیا ہے:

"انہوں نے کہا کہ کونسل میں اپیل کے معاملے میں صدر دیوانی عدالت کی عدالت یا تو ان کی طرف سے دیے گئے فیصلے پر عمل درآمد کا حکم دے سکتی ہے اور اس فریق سے خاطر خواہ ضمانت لے سکتی ہے جس کے حق میں اس حکم یا ڈگری کی مناسب ادائیگی کے لیے یہ حکم جاری کیا جاسکتا ہے جیسا کہ ان کے جانشین یا جانشین۔ وہ اپیل پر فیصلہ کرنے یا اپیل کے دوران اپنے فیصلے پر عمل درآمد کو معطل کرنے کے لئے مناسب سمجھیں گے، اور مؤخر الذکر معاملے میں اسی طرح کی سیکیورٹی اس فریق سے لے لیں گے جو اس کے خلاف فیصلہ کردہ جائیداد کے قبضے میں رہ گیا ہے۔"

ہمیں ان دفعات میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی جس سے صدر دیوانی عدالت کی عدالت کو یہ اختیار حاصل ہو کہ وہ مدعا علیہ سے تحفظ کا مطالبہ کرے یا انہیں کسی بھی ایسی جائیداد کی منتقلی سے روکے جس پر انہوں نے اپنے ڈگری پر عمل درآمد کرتے ہوئے قبضہ حاصل کیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تاہم دفعہ IV میں صدر دیوانی عدالت کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ڈگری دار سے مناسب سکیورٹی لینے کے ڈگری پر عمل درآمد کی اجازت دے۔ پریوی کونسل کے سامنے پیش کیے گئے معاملے میں ایسی کوئی سکیورٹی نہیں لی گئی تھی اور اس لیے یہ کہا جاسکتا ہے کہ عدالت ڈگری پر عمل درآمد کے بعد بھی ڈگری داراں کی جانب سے سیکیورٹی فراہم کرنے کا حکم دے کر اپنی کوتاہی پر پردہ ڈالنے کی مجاز تھی۔ 1808ء کے بنگال ریگولیشن XIII نے ان معاملوں میں طریقہ کار سے نمٹا جو صدر دیوانی عدالت کی عدالت میں اپیل کے قابل تھے اور صدر دیوانی عدالت کے احکامات سے پریوی کونسل میں اپیل کے سلسلے میں ممکنہ طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔ 1798 کے بنگال ریگولیشن V کی دفعہ V5 میں دفعہ III اور IV میں شامل قواعد کے اصولوں کو ان معاملوں پر لاگو کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا جن میں جائیداد کا قبضہ کسی بھی عدالت کے حکم کے ذریعہ منتقل کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور جس کے حکم سے ان کی کونسل سمیت اعلی عدالت میں اپیل زیر التوا ہو سکتی ہے۔ ریگولیشن کی دفعہ III اپیل کی عدالتوں کو یہ اختیار دیتی ہے کہ اگر ڈگری پر عمل درآمد روکنے کے لئے اپیل کنندہ سے پہلے سے لی گئی سیکیورٹی ناکافی پائی جاتی ہے اور اگر اپیل کنندہ ڈگری پر عمل درآمد کی اجازت دینے کے لئے مزید سیکیورٹی فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اپیل کے دوران مزید سیکیورٹی کی ضرورت ہوگی، مدعا علیہ سے مطلوبہ سیکورٹی لینے پر۔ ریگولیشن کے دفعہ 4 میں اپیل گزار کی جانب سے اپیل زیر التوا تبادلوں کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

ہم نہیں دیکھتے کہ 1798 کے ریگولیشن 5 کی ذیلی دفعہ III، IV اور V کی یہ دفعات پریوی کونسل کے سامنے اس معاملے میں کوئی رہنمائی کیسے کر سکتی ہیں۔ اس ریگولیشن کے دفعہ VI میں جائیداد کی ضبطی کا اہتمام کیا گیا ہے اگر کوئی بھی فریق سیکورٹی فراہم کرنے کے قابل نہیں تھا۔ یہ شق ایک بار پھر اس سوال کا تعین کرنے میں کوئی مددگار ثابت نہیں ہو سکتی تھی کہ آیا ہائی کورٹ ڈگری پر عمل درآمد کے بعد ڈگری داراں کو سیکورٹی فراہم کرنے کا مطالبہ کر سکتی ہے یا نہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آرڈر XLV، ضابطہ اخلاق دیوانی، اس عدالت میں اپیلوں کے سلسلے میں معاملات سے متعلق ہے۔ قاعدہ 13 عدالت کے اختیارات سے متعلق ہے جس کے حکم پر اپیل زیر التوا ہے، اور اس میں کہا گیا ہے:

".13 (1) کسی بھی اپیل کو قبول کرنے کے لئے سرٹیفکیٹ دینے کے باوجود، اپیل کردہ ڈگری پر غیر مشروط طور پر عمل درآمد کیا جائے گا، بشرطیکہ عدالت دوسری ہدایت نہ دے۔

2) عدالت، اگر مناسب سمجھتی ہے، مقدمے میں دلچسپی رکھنے والے کسی بھی فریق کی طرف سے ظاہر کردہ خصوصی وجہ پر، یا بصورت دیگر عدالت کے سامنے پیش ہو سکتی ہے،

(a) تنازعہ میں موجود کسی منقولہ جائیداد یا اس کے کسی حصے کو ضبط کرنا، یا

(b) مدعا علیہ سے ایسی سیکورٹی لے کر اپیل کیے گئے ڈگری پر عمل درآمد کی اجازت دی جائے، جو عدالت اپیل پر سپریم کورٹ کی جانب سے دیے جانے والے کسی بھی حکم کی مناسب کارکردگی کے لیے مناسب سمجھتی ہو، یا

(c) اپیل کردہ ڈگری پر عمل درآمد پر روک لگانا، اپیل کنندہ سے ایسی ضمانت لینا جو عدالت کے خیال میں اپیل کردہ ڈگری کی مناسب کارکردگی کے لیے مناسب ہو، یا کسی ایسے ڈگری یا حکم پر جو سپریم کورٹ اپیل پر کر سکتی ہے، یا

(d) عدالت کی مدد طلب کرنے والے کسی بھی فریق کو ایسی شرائط کے تحت جگہ دیں یا اپیل کے موضوع کے بارے میں ایسی دوسری ہدایت دیں، جیسا کہ وہ مناسب سمجھتی ہے، وصول کنندہ کی تقرری یا کسی اور طریقے سے۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

ذیلی قاعدہ (1) سے یہ واضح ہے کہ جب تک عدالت ڈگری پر غیر مشروط عمل درآمد نہیں کرتی۔ فطری طور پر، ڈگری پر عمل درآمد سے پہلے عدالت کی ہدایات دی جانی چاہئیں۔ اگر کوئی ہدایت نہیں دی جاتی ہے، تو ڈگری پر عمل درآمد غیر مشروط ہے، جس کا مطلب ہے کہ ڈگری دار۔ کسی بھی شرط کے بغیر ڈگری پر عمل درآمد کرتا ہے اور، ڈگری پر عمل درآمد کے بعد، اس طرح کے نفاذ پر حاصل کردہ جائیداد کے ساتھ اس طرح سے معاملہ کرسکتا ہے کہ قانون اسے اس سے نمٹنے کی اجازت دیتا ہے۔ ذیلی قاعدہ (2) ان حالات کا تعین کرتا ہے جن میں عدالت ڈگری پر عمل درآمد سمیت مقدمے کے موضوع کے حوالے سے ہدایات دے سکتی ہے۔ شقیں (b) اور (c) بالترتیب یہ فراہم کرتی ہیں کہ ڈگری پر عمل درآمد کے لئے مدعاعلیہ سے سیکورٹی لی جاسکتی ہے اور یہ کہ کسی بھی ڈگری کی مناسب کارکردگی کے لئے اپیل کنندہ سے سیکورٹی لینے پر ڈگری پر عمل درآمد کو روکا جاسکتا ہے جو یہ عدالت اپیل پر دے سکتی ہے۔ اس عدالت کی طرف سے بالآخر منظور کردہ حکم کی مناسب کارکردگی کے لئے سیکورٹی کے لئے اس طرح کی ہدایت اس وقت دی جانی چاہئے جب عدالت اس سوال سے نمٹ رہی ہو کہ آیا ڈگری پر عمل درآمد کی اجازت دی جائے یا روک لگائی جائے۔ ذیلی قاعدہ عدالت کو ڈگری پر عمل درآمد کے بعد اس طرح کی ہدایت دینے کا اختیار نہیں دیتا ہے۔ یہاں تک کہ عمل درآمد کی درخواست سے نمٹتے وقت اس طرح کی ہدایات دینا بھی عدالت کے اطمینان پر منحصر ہے کہ ان ہدایات کو دینے کے لئے کوئی خاص وجہ موجود ہے۔ قاعدہ 13 کی دفعات اس بات پر زور دیتی ہیں کہ ڈگری دار کو عام طور پر ڈگری پر عمل درآمد کا مکمل حق حاصل ہے جب تک کہ خصوصی وجوہات ظاہر ہونے پر عدالت اسے ذیلی قاعدہ (2) کی شق (b) کے تحت تصور کردہ سیکیورٹی فراہم کرنے کا حکم نہ دے۔ قاعدہ 14 میں کسی بھی فریق کی طرف سے فراہم کردہ سیکورٹی میں اضافہ کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جب یہ ناکافی پایا جاتا ہے۔ اگر درخواست گزار اضافی سیکورٹی جمع کرانے میں ناکام رہتا ہے تو اس ڈگری پر عمل درآمد کیا جائے گا اور اگر یہ ڈگری دار مدعاعلیہ ہے جو اضافی سیکورٹی فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے تو عدالت ڈگری پر مزید عمل درآمد پر روک لگا سکتی ہے اور فریقین کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بالترتیب اس پوزیشن پر بحال کر سکتی ہے جہاں وہ بالترتیب اس پوزیشن پر تھے جب سیکیورٹی ناکافی دکھائی دیتی تھی یا اپیل کے موضوع کا احترام کرتے ہوئے ایسی ہدایات دے سکتی ہے جو اسے مناسب لگتی ہے۔

یہ قاعدہ صرف اس صورت میں نافذ ہوتا ہے جب ڈگری دار مدعاعلیہ یا فیصلے کے مقروض اپیل کنندہ کی جانب سے پہلی بار سیکیورٹی فراہم کی گئی ہو اور یہ ایسے معاملات سے نہیں نمٹتا جن میں عدالت نے بغیر کسی شرط کے عمل درآمد کی اجازت دی ہو۔ مقننہ اس قاعدے یا کسی اور قاعدے کے تحت عدالت کے لیے نئے سرے سے سکیورٹی کا مطالبہ کر سکتی تھی، اگر اپیل زیر التوا ہونے کے دوران حالات پیدا ہو جاتے اور اس ڈگری پر ڈگری دار ڈگری پر ڈگری دار مدعاعلیہ کی جانب سے سکیورٹی کے مطالبے کا جواز فراہم کیا جاتا۔ یہ فراہم نہیں کرتا ہے.

اب تک ہم ہائی کورٹ اور ان عدالتوں کے اختیارات سے نمٹ رہے ہیں جن کے احکامات، اپیلیں اس عدالت میں زیر التوا ہیں۔ ہمیں اس عدالت کے کسی ایسے فیصلے کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے جس میں اس عدالت نے کسی ڈگریدار کو حکم دیا ہو کہ وہ اس عدالت کی طرف سے جاری کیے جانے والے ڈگری کی مناسب کارکردگی کے لئے تحفظ فراہم کرے جب ڈگری دار پہلے ہی اپنے ڈگری پر عمل درآمد کر چکا ہو۔ نہ ہی ہمیں اس سوال سے نمٹنے والے قانون کی کسی شق کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تاہم سپریم کورٹ قوائد کا آرڈر XX، قاعدہ 1، ایک ڈگری پر عمل درآمد روکنے کے سوال سے متعلق ہے اور اس میں لکھا ہے:

"اپیل دائر کرنے سے اس ڈگری یا حکم پر عمل درآمد کو نہیں روکا جا سکتا جس کے خلاف اپیل کی گئی ہو لیکن عدالت ایسی شرائط وضوابط کے تابع ہو سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے، عدالت میں اپیل کے تحت کسی بھی معاملے میں ڈگری یا حکم پر عمل درآمد روکنے کا حکم دے سکتی ہے۔

ایسا کوئی قاعدہ نہیں ہے جو اس عدالت کی جانب سے ڈگری پر عمل درآمد کے سلسلے میں ہدایات دینے کا اہتمام کرتا ہو۔ درحقیقت، ایسا کوئی موقع پیدا نہیں ہو سکتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

کیونکہ ڈگری دار اپنے ڈگری پر عمل درآمد کرنے کے لئے آزاد ہے اور عدالت کے اختیارات جس کے حکم پر عمل درآمد کی درخواست کے سلسلے میں اپیل کے تحت ہے، ضابطے کے آرڈر XLV میں مقرر کیے گئے ہیں.

سپریم کورٹ قوائد کے آرڈر XLV، قاعدہ 5 میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ اس عدالت کے مستقل اختیارات، انصاف کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ضروری احکامات دینے یا عدالت کے عمل کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے، قواعد سے متاثر نہیں ہوتے ہیں. جناب نونیت لال نے اس بات پر زور نہیں دیا ہے کہ مدعاعلیہان سے سیکورٹی کے مطالبے یا انہیں جائیداد کی منتقلی سے روکنے کے سلسلے میں مانگی گئی راحتوں کو اس عدالت کے مستقل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے دیا جانا چاہئے۔ اس طرح کی مستقل اختیار کی موجودگی ایک سنگین شک کی بات ہو گی جب کو ڈ ڈگری پر عمل درآمد کے حق سے کافی حد تک متعلق ہے -ڈگری پر عمل درآمد کرنے کے لئے ڈگری دار اور اس طرح کے نفاذ کے سلسلے میں ہدایات دینے کے لئے ہائی کورٹ کے اختیارات۔ کسی بھی مستقل طاقت کے استعمال کا کوئی موقع اس وقت پیدا نہیں ہو سکتا جب ہائی کورٹ خود ایسی کوئی ہدایت نہ دے اور فیصلے کے ذریعہ اس سے نہ کہا گیا ہو - مقروض اپیل کنندہ ڈگری پر عمل درآمد پر روک لگائے۔ اس طرح کے کسی بھی مستقل اختیار کو استعمال کرنا عدالت کے عمل کے غلط استعمال کی روک تھام کے لئے نہیں ہو گا بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے ہو سکتا ہے کیونکہ فیصلہ دینے والا جو مناسب وقت پر ضروری کارروائی کرنے میں ناکام رہا تھا اس کی حوصلہ افزائی کی جائے گی کہ وہ ڈگری پر عمل درآمد کے بعد اور اس عدالت میں اپیل کے زیر التوا ہونے کے دوران اس کارروائی کا مطالبہ کرے۔ قانون زیر التواء فریق کے تبادلوں پر غور کرتا ہے، ان پر پابندی نہیں لگاتا ہے لیکن انہیں قانونی چارہ جوئی کے نتیجے کے تابع بناتا ہے۔ عدالت کی جانب سے کسی فریق کو روکنے کا حکم جاری کرنا بادی النظر میں انصاف کے مفاد میں نہیں ہو سکتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

لہٰذا ہماری رائے یہ ہے کہ مذکورہ بالا راحت اس وقت نہیں دیے جاسکتے جب ڈگری داراں کو ان کے ڈگری پر عمل درآمد کرتے ہوئے جائیداد کا قبضہ دے دیا گیا ہو۔ ہم یہ نوٹ کرسکتے ہیں کہ اپیل کنندگان کی اس عدالت سے اس طرح کے راحت حاصل کرنے میں ناکامی کو ضروری نہیں کہ وہ اپیل میں کامیاب ہونے کی صورت میں ان پر تعصب کریں۔ اپیل زیر التوا ہونے کے دوران ڈگری داراں مدعا علیہان کی جانب سے دائر کردہ مقدمے میں جائیداد کی منتقلی قانون کے تابع ہوگی۔ درخواست گزار اپنے قبضے کی مدت کے لئے جواب دہندگان سے اس طرح کے زرواصلات کی وصولی کے حقدار ہوں گے، جیسا کہ قانون اجازت دیتا ہے۔ لہٰذا ہم درخواست کے پیرا 11 کی شقوں (i) اور (ii) میں بیان کردہ راحت کے سلسلے میں اس درخواست کو مسترد کرتے ہیں۔

ہم نے اس بات پر غور نہیں کیا ہے کہ آیا درخواست گزاروں کے مفادات کے تحفظ کے لئے کوئی اور راحت دی جاسکتی ہے، کیونکہ اس سلسلے میں کوئی اور راحت نہیں مانگی گئی تھی۔

شق (iii) میں درخواست کے سلسلے میں، ہم حکم دیتے ہیں کہ مقدمہ کا ریکارڈ بھیجا جائے اور رجسٹرار کی نگرانی میں اس عدالت کے استعمال کے کاغذات چھاپے جائیں۔

شق (iv) میں دی گئی درخواست کے حوالے سے درخواست گزار ریکارڈ کی چھپائی کے بعد مناسب اقدامات کرسکتے ہیں۔

درخواست کی استدعا نمبر 1 اور 2 مسترد کردی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document